

104812- معاوضہ لے کر طلبہ کے لیے مشقیں حل کرنے اور نیٹ سے مواد اٹھا کر اسائنسٹ تیار کرنے کا حکم

سوال

میں نے آپ کی ویب سائٹ پر یہ فتویٰ پڑھا ہے کہ معاوضہ لے کر طلبہ اسائنسٹ تیار کرنا حرام ہے۔ لیکن میرا سوال یہ ہے کہ اگر استاد کو بھی علم ہو کہ طلبہ دوسروں سے اسائنسٹ تیار کرو کر لائیں گے، اور وہ بھی خود نہیں لکھیں گے بلکہ نیٹ سے اٹھا کر کاپی پیٹ کریں گے۔ بلکہ بعض اسائنسٹوں نے بھی کہتے ہیں کہ آپ انٹر نیٹ سے اٹھا کر جمع کروادیں۔ تو ایسی صورت میں بھی یہ کام حرام ہو گا؟ کیونکہ میں نے اس سے پہلے کچھ طلبہ کا کام کیا تھا، لیکن جب سے میں نے یہ فتویٰ پڑھا ہے تو میں نے یہ کام چھوڑا ہوا ہے۔

پسندیدہ جواب

طلبہ سے طلب کی جانے والی اسائنسٹ اور تحقیقی پیپر وں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ طلبہ تحقیقی کام کرنے کی مشق کریں، اور ان کی صلاحیتوں کو پرکھا جاسکے، نیز انہیں بنیادی مانذوں سے رجوع کرنے کی عادت پڑے، اس لیے طلبہ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ یہ کام خود کریں، طلبہ کے لیے کوئی اور شخص مفت یا معاوضہ لے کر تیار کر کے دے تو یہ جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس میں دھوکا دیجی، جھوٹ اور نوجوان نسل کو کامل بنانے کا عضر شامل ہے، ایسے کرنے سے طلبہ میں بنیادی مانذوں سے علم حاصل کرنے کا مکمل پیدا نہیں ہو گا اور وہ تحقیق کے میدان میں کمزور ہو جائیں گے۔

البتہ یہ درست ہے کہ طالب علم دیگر تحقیقات سے استفادہ کرے، یا خود انٹر نیٹ سے لے، اور کچھ جزویات میں اپنے دوستوں سے رہنمائی لے، یہ طریقہ کارتو قو تام محققین کا ہے، لیکن پوری کی پوری تحقیق ہی کسی کی چوری کرے تو یہ دھوکا بھی ہے اور جھوٹ بھی ہے، چاہے وہ طالب علم نے خود لی ہو یا انٹر نیٹ سے۔ پھر جس استاد نے بچوں کے اس عمل کو درست سمجھا، یا انہیں اس کام کی ترغیب دی ہے وہ بھی گناہ میں شریک ہے۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (95893) کا جواب ملاحظہ کریں۔

آپ نے یہ بہت اچھا کیا کہ آپ اب طلبہ کی اسائنسٹ تیار نہیں کر رہے، ہم اللہ تعالیٰ گزشتہ غلطی کو معاف فرمائے، غلط کام چھوڑنے پر اجردے، اور اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے خصوصی طور پر وسیع رزق عطا فرمائے۔

واللہ اعلم